

1 عمومی جائزہ

اس رپورٹ کا تجزیہ دوسری سہ ماہی تک محدود ہے اور جولائی تا دسمبر مالی سال 13ء کی مدت کا احاطہ کرتا ہے۔

جدول 1.1: منتخب معاشی اظہارے				
م 13ء	م 12ء	م 11ء		
شرح نمو (فیصد)				
2.1	1.0	-1.2	پہلی ششماہی	بڑے پیمانے کی اشیا سازی
7.5	3.6	18.9	پہلی ششماہی	برآمدات (ایف او بی، پی پی ایس)
-3.3	18.7	19.4	پہلی ششماہی	درآمدات (سی آئی ایف، پی پی ایس)
5.7	27.1	13.7	پہلی ششماہی	نگین حاصل (ایف بی آر)
8.3	10.9	14.3	پہلی ششماہی	صارف اشاریہ قیمت (اوسط مدت) ¹
3.1	6.2	5.4	پہلی ششماہی	نئی شعبے کا قرضہ
8.0	5.7	9.0	پہلی ششماہی	رسد زر (زر) ²
ارب ڈالر				
13.9	17.0	17.3	31 دسمبر	مجموعی سیال ذخائر ²
7.1	6.3	5.3	پہلی ششماہی	ترسیلات زر
0.7	0.4	1.0	پہلی ششماہی	خالص بیرونی سرمایہ کاری
فیصد جی ڈی پی ³				
2.6	2.6	2.7	پہلی ششماہی	مالیاتی خسارہ
3.0	3.4	2.7	پہلی ششماہی	تجارتی خسارہ
0.1	-1.0	0.0	پہلی ششماہی	جاری کھاتے کا توازن
1 بنیادی سال م 08ء				
12 اسٹیٹ بینک اور کرنل بینکوں میں				
3 نسب نمائیں پورے سال کے جی ڈی پی پر مبنی				
ماخذ: بینک دولت پاکستان				

مالی سال 13ء کی پہلی سہ ماہی کے کچھ مثبت رجحانات دوسری سہ ماہی میں برقرار نہ رکھے جاسکے۔ اگرچہ م 13ء کی پہلی ششماہی میں جاری کھاتے فاضل میں ہی رہا تاہم دوسری سہ ماہی میں خسارہ ہوا۔ معلوم ہوتا ہے کہ م 13ء کے پہلے پانچ ماہ کا گرائی میں کمی کا رجحان دسمبر میں رک گیا ہے اور وفاقی حکومت نے اپنے مالیاتی خسارے کو پورا کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک کی مالکاری پر انحصاری میں بہت اضافہ کر دیا۔

موسمی بارشوں نے پچھلے برسوں کی نسبت کم خرابی پھیلانی تاہم بعض مقامات پر سیلاب سے کپاس اور چاول کی فصلوں کو نقصان پہنچا۔ اگرچہ گنے کی فصل ہدف سے خاصی بلند ہے (جس سے شعبہ اشیا سازی کو بھی فائدہ ہونا چاہیے) تاہم بحیثیت مجموعی زراعت کی نموسال کے آغاز میں مقرر کردہ ہدف 4.0 فیصد سے نیچے رہنے کا امکان ہے۔ بہر حال چونکہ بڑے پیمانے پر اشیا سازی (خصوصاً سٹیل اور پٹرولیم مصنوعات) کی نمو ہدف سے بلند رہنے کی توقع ہے اس لیے اسٹیٹ بینک کی پیشگوئی ہے کہ پورے سال کی حقیقی جی ڈی پی نمو 3.5 سے 4.0 فیصد کی حدود میں رہے گی۔

بہر کیف ملک کے زرمبادلہ کے ذخائر میں مسلسل کمی کے حوالے سے تشویش کا اظہار کیا گیا ہے جس کا بنیادی سبب آئی ایم ایف کو قرض کی بلا اقتساط واپسی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ م 05ء کی پہلی ششماہی کے بعد پہلی بار ملک کے مالی کھاتے میں خسارہ ریکارڈ کیا گیا ہے جس سے ظاہر ہے کہ ملک

میں نئے پیسے کی آمد کے بغیر رقم کی واپسی کا سلسلہ جاری ہے۔¹ بیرونی سرمایہ کاری بڑھی ہے لیکن اس کی سطح کم ہے جو عالمی حالات اور غیر یقینی ملکی ماحول کے پیش نظر قابل فہم ہے۔

حقیقی پیداوار کے شعبے کی ملی حلی تصویر سامنے آتی ہے۔ کپاس پاکستانی معیشت کے کلیدی عناصر میں سے ہے۔ اس کی فصل ہدف (13.3 ملین گانٹھیں) سے 8.0 فیصد نیچے رہنے کی توقع ہے جبکہ چاول کی فصل ہدف سے 22.0 فیصد کم ہے (باب 2)۔ اگرچہ شعبہ ایشیا سازی پر چینی کا مثبت اثر ابھی تک نظر نہیں آیا تاہم ابتدائی ہدف سے 5 فیصد اوپر پیداوار کی وجہ سے چینی کی فاضل مقدار حاصل ہوئی ہے جو برآمد کی جاسکتی ہے اور اس سے ماس 13ء کی دوسری ششماہی میں بڑے پیمانے پر ایشیا سازی کے شعبے کی نمو بڑھنی چاہیے۔² نومبر 2012ء میں گندم کی امدادی قیمتوں میں اضافے کے باوجود اس اہمیت کی حامل فصل (بڑی فصلوں میں اس کے وزن اور غذائی گرائی پر اثر کے پیش نظر) کی پیداوار ہدف سے کم رہنے کا امکان ہے۔³

زرعی شعبے کی کارکردگی ہدف سے کم ہے جبکہ شعبہ ایشیا سازی میں بہتری آئی ہے اور امکان ہے کہ یہ رجحان جاری رہے گا۔ بھاری اہمیت رکھنے والے شعبے جیسے کھاد، پٹرولیم مصنوعات اور فولاد سازی میں بھرپور نمود کھائی دیتی ہے لیکن کچھ مسائل کے ساتھ۔ کھاد کے شعبے نے بڑے پیمانے کی ایشیا سازی کی نمو کو کم نہیں کیا جیسے پہلی سہ ماہی میں کیا تھا کیونکہ درآمد شدہ ذخائر کو استعمال کیا گیا اور پھر عمومی طلب کو پورا کرنے کے لیے ملکی پیداوار بڑھانی گئی۔ قدرتی گیس کی فراہمی بہتر ہونے کی وجہ سے بھی اس شعبے کی کارکردگی اچھی رہی۔ دوسری جانب توانائی کے زیاں سے محفوظ نئے پلانٹس شروع ہونے سے اسٹیل کی استعداد بڑھی جبکہ شیشے اور کاغذ کی مصنوعات متبادل توانائی کے ذرائع کی طرف منتقل ہونے سے بہتر کارکردگی دکھائیں۔

شعبہ ایشیا سازی کے دوسرے حصوں کا جائزہ لیا جائے تو تعمیراتی سرگرمیوں میں مدد دینے والے ذیلی شعبوں میں مسلسل نمود دیکھی گئی۔ اس سے ہمارے اس نقطہ نگاہ کو تقویت ملتی ہے کہ ماس 12ء سے رہائشی تعمیرات کا شعبہ مضبوط ہے جبکہ تعمیرات پر پی ایس ڈی پی کے اخراجات بھی اس سال قدرے زیادہ ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ مقامی سرمایہ کاروں کے تعاون سے چلنے والے بڑے ہاؤسنگ پراجیکٹس ملک بھر میں مکانات کی طلب پوری کر رہے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ترسیلات زر بھی تعمیرات کی تیزی میں کردار ادا کر رہی ہیں۔

خدمات پر مفصل مصدقہ اعداد و شمار موجود نہیں۔ ممکن ہے درآمدی حجم میں کمی اور زراعت کی ہدف سے کم کارکردگی کی وجہ سے تھوک زرخیز فروشی کا کاروبار نیچے کی طرف گیا ہو۔ مزید برآں گرتی ہوئی شرح سود اور ماس 13ء کی پہلی ششماہی میں پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن کمپنی لمیٹڈ (PTCL) کے یکبارگی نقصان سے مالیات و بیمہ اور ٹیلی مواصلات کے شعبے متاثر ہو سکتے ہیں۔

ترسیلات زر اور مالیاتی خرچ سے تحریک ملنے کی بنا پر مجموعی طلب لگ بھگ اتنی ہی معلوم ہوتی ہے جتنی کچھلی سہ ماہی میں تھی۔ ہم یہ بیان کرنا چاہیں گے کہ ماس 13ء کی پہلی ششماہی میں تجارتی خسارے میں کمی لازماً کمزور ملکی طلب کی عکاس نہیں۔ جیسا کہ آگے ذکر ہوگا پاکستان کی درآمدات

1 آئی ایم ایف کے ساتھ لین دین مالی کھاتے میں شامل نہیں کیا جاتا کیونکہ اسے توازن ادائیگی میں below the line شمار کیا جاتا ہے۔

2 700 ہزار ٹن کے ابتدائی برآمدی ہدف کے مقابلے میں یہ صد نومبر 2012ء میں بڑھا کر 1200 کر دی گئی جب حکام کو یقین ہو گیا کہ ملکی پیداوار ملکی منڈی اور برآمد کے لیے کافی ہوگی۔

3 حقیقت یہ ہے کہ گرائی پر تفصیلی نگاہ ڈالنے سے پتہ چلتا ہے کہ عمومی گرائی میں حالیہ اضافے کا ذمہ دار عنصر گندم کی امدادی قیمتیں ہو سکتی ہیں (باب 3)۔ گندم غذا کا بنیادی جز ہے اور ملک میں اس کی قیمتیں غذائی گرائی اور مستقبل میں گرائی کی توقعات پر بہت اثر انداز ہوتی ہیں۔

خارجی عوامل اور یکبارگی ملکی امور کی وجہ سے محدود ہوئی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ترسیلات کی بھرپور آمد، جس نے جاری کھاتے کو فاضل بنانے میں مدد دی، گھریلو اخراجات کا براہ راست محرک بن رہی ہے (باب 5)۔ توقع ہے کہ ترسیلات زرمستحکم رہیں گی اور 14 ارب ڈالر کے پورے سال کے ہدف سے متجاوز ہو سکتی ہیں۔

پہلی سہ ماہی کی طرح نجی شعبے کو بینکوں کی قرض گاری زیادہ بڑھی ہوئی دکھائی نہیں دیتی۔ تاہم عمومی اعداد و شمار گمراہ کن ہو سکتے ہیں: م س 12ء کی پہلی ششماہی کے مقابلے میں، جب نجی شعبے کو قرضہ 194 ارب روپے بڑھا، رواں مالی سال کی پہلی ششماہی میں صرف 105 ارب روپے کا خالص اضافہ ہوا۔ یہ کمی کمرشل بینکوں کی جانب سے غیر بینک مالی اداروں کو قرض دینے کی وجہ سے آئی، جس میں م س 13ء کی پہلی ششماہی کے دوران 178 ارب روپے کی خالص واپسی ہوئی، غالباً ٹیکس قواعد میں حالیہ تبدیلیوں کی بنا پر۔⁴

نجی شعبے کے قرض کے اندر نجی کاروبار کو دیے گئے قرضے، جو نجی شعبے کے قرضے کا بڑا حصہ ہیں، 146.5 ارب روپے بڑھ گئے جبکہ پچھلے سال اسی مدت میں 86.1 ارب روپے کا اضافہ ہوا تھا۔ اس سے ہمارے اس نقطہ نظر کو تقویت ملتی ہے کہ بینکوں نے نجی شعبے پر توجہ دینا شروع کر دی ہے۔

م س 13ء کی دوسری سہ ماہی میں وفاقی حکومت کے بینکاری نظام سے قرض گیری کے انداز کو دیکھا جائے تو اس تجزیے کو مزید تقویت حاصل ہوتی ہے۔ جیسا کہ جدول 3.1 میں دکھایا گیا ہے، مجموعی اعداد و شمار سے ظاہر ہے کہ اگرچہ حکومت نے رواں مالی سال میں بینکاری نظام سے کم قرض لیا ہے تاہم م س 13ء کی دوسری سہ ماہی میں اس کا رخ تیزی سے کمرشل بینکوں سے اسٹیٹ بینک کی طرف مڑ گیا ہے۔ نتیجتاً حکومت نے م س 13ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران اسٹیٹ بینک سے صفر سہ ماہی قرض گیری کی حد کی خلاف ورزی کی ہے۔⁵

وفاقی حکومت کی قرض لینے کی مجبوری کی وضاحت مالیاتی صورتحال سے ہوتی ہے۔ اگرچہ م س 13ء کی پہلی ششماہی میں مجموعی مالیاتی خسارہ جی ڈی پی کی 2.6% فیصد ہونے کا امکان ہے (جولائی 2012ء کی پہلی ششماہی جتنا ہے) تاہم اتحادی سپورٹ فنڈ کی مدد میں 1.8 ارب ڈالر کی آمد سے اصل فرق پڑا۔^{6,7} ایف بی آر کی جانب سے محاصل کی وصولی کے حوالے سے م س 13ء کی پہلی ششماہی میں صرف 5.7 فیصد کا اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ برس کے اسی عرصے میں 27.1 فیصد اضافہ ہوا تھا۔⁸ ٹیکس محاصل کی ناقص نمو کے اسباب میں م س 13ء کے بجٹ میں نئے ٹیکس اقدامات، بھاری ٹیکس استثناء، رساؤ اور سست باضابطہ معیشت شامل ہیں۔ مزید برآں وفاقی حکومت کے اخراجات جاریہ م س 13ء کی پہلی ششماہی میں 30.9 فیصد بڑھ گئے جبکہ پچھلے سال 6.6 فیصد نمو ہوئی تھی۔ اس سال اضافے کی اہم وجوہات میں سودی ادائیگیاں اور شعبہ توانائی کا زراعت ہے۔

4 فنانس ایکٹ 2012ء کی دفعہ (61) 15 کے تحت نئی مارکیٹ فنڈ ز اور انکم فنڈز سے موصولہ منافع منقسمہ پر 2013ء میں 25 فیصد شرح اور 2014ء اور اس کے بعد 35 فیصد شرح سے ٹیکس عائد کیا جائے گا۔ 2012ء تک یہ شرح صرف 10 فیصد تھی۔

5 ایس پی بی ایکٹ کے مطابق 130 ارب روپے 2011ء کو وفاقی حکومت کے ذمے واجب الادا اسٹیٹ بینک کا قرضہ آٹھ سال میں (یعنی 2019ء تک) لوٹانا ہوگا۔ تاہم اپریل 2011ء سے وفاقی حکومت کے ذمے اسٹیٹ بینک کا واجب الادا قرض (آخر دسمبر 2013ء تک) 1445 ارب روپے سے بڑھ کر 1575 ارب روپے تک پہنچ گیا۔

6 اتحادی سپورٹ فنڈ دستوں میں آیا: یکم اگست 2012ء کو 1.12 ارب ڈالر (روپے میں 106 ارب روپے) کی پہلی قسط ملی۔ 28 دسمبر 2012ء کو 688 ملین ڈالر کی دوسری قسط ملی جو 66 ارب روپے کے مساوی تھی۔

7 م س 13ء کے لیے حتمی نامیہ جی ڈی پی آغاز سال کی وفاقی حکومت کی پیش گوئی سے مختلف ہونے کا امکان ہے۔

8 اس کی کا جزوی سبب یہ ہے کہ وفاقی حکومت کا جمع کردہ (خدمات پر) سٹریٹجک صوبائی حکومتوں کو منتقل کر دیا گیا ہے۔

مثبت پہلو یہ ہے کہ صوبائی حکومتوں کی کارکردگی م س 13ء کی پہلی ششماہی میں بہتر رہی۔ پورے سال کا ہدف یہ تھا کہ 80 ارب روپے کا فاضل اکٹھا کیا جائے۔ م س 13ء کے پہلے چھ ماہ میں تمام صوبائی کھاتوں نے مجموعی طور پر 96.5 ارب روپے فاضل جمع کیے۔ اس کے دو بنیادی اسباب ہیں: ایک تو یہ کہ صوبائی حکومتیں خدمات پر سیلز ٹیکس کی وصولی کی بنا پر اپنے محاصل میں خاطر خواہ اضافہ کرنے میں کامیاب رہیں اور دوسرا یہ کہ صوبوں کو (قابل تقسیم پول سے) اپنا حصہ م س 13ء کی دوسری سہ ماہی میں تاخیر سے موصول ہوا جس کی بنا پر انہیں اپنے اخراجات کے منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کا موقع نہ ملا۔⁹

ابھی یہ دیکھنا ہے کہ آیا صوبائی حکومتیں م س 13ء کے بقیہ حصے میں فاضل کا اندراج کرنے میں کامیاب ہوتی ہیں۔ اگر وہ ایسا نہ کر سکیں تو وفاقی حکومت پر بڑا بڑھ گام کہ موجودہ مجموعی مالیاتی خسارے کو کم کرے یا پھر بینکاری نظام سے مزید قرض لے۔

جہاں تک ماکاری کا تعلق ہے، وفاقی حکومت نے م س 12ء میں توانائی کی یکبارگی ادا نیگیاں کر کے بینکاری نظام سے اپنا قرض بڑھالیا۔ م س 12ء کی پہلی ششماہی میں یہ قرض 302 ارب روپے تھا جو رواں سال کی اسی مدت میں 558 ارب روپے تک پہنچ گیا۔¹⁰ مجموعی طور پر م س 12ء کی پہلی ششماہی کے مقابلے میں پاکستان کا ملکی قرضہ م س 13ء کی پہلی ششماہی میں 691 ارب روپے بڑھ گیا (جون 2012ء کے مقابلے میں 9 فیصد اضافہ)۔

بہر کیف رواں سال کی پہلی ششماہی کے دوران پاکستان کا بیرونی سرکاری قرضہ 11.9 ارب روپے گھٹ گیا (جس میں 1.3 ارب روپے آئی ایم ایف کو واجب الادا تھے)۔ نئی رقم کی آمد کے بغیر ادا نیگیاں کرنے سے ملک کے توازن ادائیگی اور شرح مبادلہ پر بڑا بڑا، جس کا بہترین حل جاری کھاتے کا کہیں بڑا فاضل ہے۔¹¹

تجارتی رقوم کے حوالے سے م س 13ء کی پہلی ششماہی خاصی خوشگوار رہی۔ درآمدی حجم کرنے اور اجناس کی پست قیمتوں کی بنا پر پاکستان کا درآمدی بل م س 13ء کی پہلی ششماہی میں 3.3 فیصد گھٹ گیا جبکہ گذشتہ برس اسی مدت میں 18.7 فیصد بڑھا تھا (پاکستان دفتر شماریات کے اعداد و شمار)۔

ملک میں ربڑ کے ٹائزوں کی پیداوار نے درآمدی ضروریات کو بہت کم کر دیا (33 فیصد حجم کم ہوا) جبکہ اسٹیل کی اضافی پیداواری استعداد کی بنا پر درآمدی ضروریات تقریباً پچھلے سال جتنی ہی رہیں۔ م س 13ء کی پہلی ششماہی میں حقیقی بچت درآمد شدہ کھاد میں 57 فیصد کمی تھی جس سے ملک کا درآمدی بل 451 ملین ڈالر کم ہو گیا (اس مدت میں پام آئل سے ہونے والی بچت 239 ملین ڈالر تھی)۔ آخر سال کی پہلی ششماہی میں تعمیرات اور کابنی کی مشینری کی درآمدات 40 فیصد بڑھ گئیں جس سے ہمارے اس نقطہ نظر کو تقویت ملتی ہے کہ تعمیراتی سرگرمیاں عروج پر ہیں۔

برآمدات کو دیکھا جائے تو ٹیکسٹائل 8.6 فیصد بڑھ گئیں کیونکہ ایشیا سازوں نے پچھلے سال کے ذخائر کو استعمال کیا۔ م س 12ء کی پہلی ششماہی میں

⁹ 31 دسمبر 2012ء کو سندھ اور پنجاب دونوں کو م س 13ء کی دوسری سہ ماہی کی وفاقی حکومت سے منتقلیوں کا تقریباً 30 فیصد موصول ہوا (دیکھئے جدول 4.5)۔

¹⁰ اس سال اتحادی سپورٹ فنڈ کے مثبت اثر کو منہا کیا جائے تو حکومت کو م س 13ء کی پہلی ششماہی میں 730 ارب روپے کی ضرورت ہو سکتی تھی۔

¹¹ اس سے صرف ایک گھریلو بچت کو متوازن رکھنے کے باریک پہلوؤں کی عکاسی ہوتی ہے۔ قرض کی واپسی میں اضافہ کرنے والی حد سے تجاوز قرض گیری سے بالآخر قابل استعمال آمدنی کم ہو جاتی ہے اور نقدی آمد و رفت کو توازن میں رکھنے کے لیے کفایت شعاری کی ضرورت پڑتی ہے۔

ٹیکسٹائل برآمدات 4.9 فیصد کم ہوئی تھیں۔ اس بہتری کی ایک وجہ نومبر 2012ء میں پاکستان کو یورپی یونین تک ڈیوٹی فری رسائی کا حصول بھی ہے۔ ستمبر 2012ء میں زیورات کی برآمدات بڑھیں لیکن اس کا بڑا سبب ملکی اور دہی کی منڈی کے درمیان قیمتوں کے فرق میں یکدم اضافہ ہے۔

ترسیلات زر سے ملکی معیشت کو بدستور سہارا ملتا رہا اور م س 13ء کی پہلی ششماہی کے دوران 7.1 ارب ڈالر آئے۔ گذشتہ پورے مالی سال میں 13.2 ارب ڈالر کی ترسیلات زر آئی تھیں لیکن ہمیں اعتماد ہے کہ اس سال ترسیلات زر 14 ارب ڈالر سے تجاوز کر جائیں گی۔ اگر ایسا ہوا تو ملکی طلب کا وہ انداز برقرار رہنا چاہیے جو پچھلے کئی برسوں سے دیکھنے میں آ رہا ہے۔

م س 13ء کی پہلی ششماہی میں جاری کھاتے کے 218 ملین ڈالر فاضل (جبکہ م س 12ء کی پہلی ششماہی میں 2.4 ارب ڈالر کا خسارہ ہوا تھا) کے باوجود آئی ایم ایف کو قرضے کی قسطیں ادا کرنے سے اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر 1.8 ارب ڈالر گر گئے۔ ذخائر میں کمی کا دباؤ بعض اوقات زری پالیسی کے فیصلوں اور آئی ایم ایف کو کی جانے والی ادائیگیوں کے مواقع پر روپے اور ڈالر کی مساوات پر پڑتا ہے۔

مستقبل کے امکانات

معیشت کے امکانات بیرونی شعبے کی مفروضہ کمزوریوں سے بہت متاثر ہوتے ہیں۔ یہ واضح ہے کہ احساسات پر اثر انداز ہونے والا عنصر جاری کھاتے کا عدم توازن نہیں بلکہ زرمبادلہ کے ذخائر میں کمی ہے۔ تاہم ہم محسوس کرتے ہیں کہ بین الاقوامی مالی اداروں کو مقررہ وقت پر قرضوں کی واپسی کے باوجود اسٹیٹ بینک کے ذخائر زرمبادلہ کی تمام ضروریات پوری کرنے کے لیے کافی ہوں گے۔

جہاں تک مہنگائی کا تعلق ہے، سال بسال عمومی گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت میں کمی کا رجحان نومبر 2012ء میں رک گیا اور اس کے بعد رجعت پذیر ہوا ہے۔ اگرچہ اسٹیٹ بینک اب بھی یہ محسوس کرتا ہے کہ سال کی اوسط شرح گرانی 8 سے 9 فیصد کے درمیان رہے گی تاہم ہم سمجھتے ہیں کہ اس تبدیلی کی تحریک کا سراغ نومبر 2012ء میں اعلان کردہ گندم کی امدادی قیمتوں میں لگایا جاسکتا ہے جبکہ روپے کی حالیہ کمزوری گرانی کی توقعات میں اضافہ کر سکتی ہے۔ ان احساسات میں تبدیلی کو بڑھانے والا ایک اور عامل زر بنیاد کی نمو ہے جس میں م س 13ء کی پہلی ششماہی کے دوران 11.0 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ برس کے اسی عرصے میں 5.8 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ اس سال کا اضافہ تقریباً تمام حکومتی قرض گیری کی وجہ سے ہوا۔

صوبائی فاضل قوم پورے سال کے ہدف سے زیادہ ہیں اس لیے م س 13ء کے بقیہ عرصے کے دوران مالیاتی دباؤ بڑھتا ہوا نظر آتا ہے۔ اگرچہ اگلی گئراں حکومت کے دوران اخراجات میں کسی قدر کمی ہو سکتی ہے تاہم غیر صوابدیدی اخراجات مالیاتی فرق کو م س 13ء کے لیے جی ڈی پی کے 6.5 تا 7.5 فیصد کی حدود میں پہنچا سکتے ہیں۔

حکومت کے روزمرہ امور کے لیے وسائل کی بڑھتی ہوئی ضروریات (مثلاً قرضے کی واپسی) کے پیش نظر یہ امید کم ہے کہ م س 13ء کے دوران پی ایس ایز اور شعبہ توانائی کی ساختی اصلاحات کی جائیں گی جن کی بے حد ضرورت ہے۔

جدول 1.2: اہم معاشی اظہار، ایٹمیٹ بینک کی پیشگوئیاں			
م 13ء		م 12ء	
سالانہ منصوبے کے اہداف ¹		اصل	
ایٹمیٹ بینک کی پیشگوئیاں			
فیصد نمو			
3.5-4.0	4.3	3.7	جی ڈی پی
8.0-9.0	9.5	11.0	گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت
15.5-16.5		14.1	زری اخاٹے
ارب ڈالر			
14.0-15.0	14.0	13.2	کارکنوں کی ترسیلات
25.0-25.5	25.8	24.7	برآمدات (ایف او بی، توازن ادائیگی)
40.0-40.5	42.9	40.1	درآمدات (ایف او بی، توازن ادائیگی)
فیصد جی ڈی پی			
6.5-7.5 ²	4.7	8.5 ³	مالیاتی خسارہ
0.0-1.0 ²	1.9	2.0	جاری کھاتے کا خسارہ
1 مالیاتی و جاری کھاتے کے خسارے اور جی ڈی پی کے تناسب کے اہداف مالی سال 13ء کی بجٹ دستاویز میں دی گئی نامی جی ڈی پی پر مبنی ہیں۔			
2 ایٹمیٹ بینک کے تخمین شدہ تناسب ہمارے م 13ء کی نامیہ اور حقیقی جی ڈی پی کی پیش گوئیوں پر مبنی ہیں۔			
3 م 12ء کے مالیاتی خسارے میں شعبہ بجلی کی زراعت کی یکبارگی ادائیگی شامل ہے جو نومبر 2011ء میں کی گئی۔			
ماخذ: بینک دولت پاکستان			

امن و امان کی ناقص صورتحال جیسے غیر اقتصادی عوامل مسلسل کاروباری سرگرمیوں میں رکاوٹ پیدا کر رہے ہیں۔ ملک بھر میں بار بار ہڑتالوں اور بڑے شہروں میں بد امنی کے واقعات نے م 13ء کی پہلی ششماہی میں پچھلے برسوں کی نسبت ایام کار کی تعداد کم کر دی ہے۔¹²

ان منفی پہلوؤں کے باوجود معلوم ہوتا ہے کہ بے ضابطہ شعبے کی چلک باضابطہ معیشت کو آگے کی طرف لے جا رہی ہے۔ تعمیراتی سرگرمیاں بھرپور ہیں اور پاکستان کے ریٹیل ایٹمیٹ کے شعبے کے مشترکہ منصوبوں میں غیر ملکی دلچسپی کے اشارے ملے ہیں۔¹³ اس سے بڑے پیمانے کی ایشیا سازی کو فائدہ ہو رہا ہے جس سے زرعی شعبے میں موسم کی بنا پر ہونے والے نقصانات کا ازالہ ہو سکتا ہے۔ نجی کاروبار کو قرضے میں اضافہ بھی مثبت پہلو ہے جس سے سال کے بقیہ عرصے کے دوران تیزی آنے کا امکان ہے۔

م 13ء کے بقیہ حصے میں پاکستان کے تجارتی کھاتے پر دباؤ دکھائی نہیں دیتا۔ اجناس کی قیمتیں اور بھاری ترسیلات زر جاری کھاتے کو جی ڈی پی خسارے کے ایک فیصد کے اندر رکھیں گی۔ اگر م 13ء کی دوسری ششماہی میں اہم اجناس کی قیمتیں پست ہی رہیں تو جاری کھاتے کا فاضل ہونا بھی ممکن ہے۔

بہر حال غیر محسوس پہلو بظاہر پاکستان کے معاشی مستقبل پر چھائے ہوئے ہیں۔ مئی 2013ء میں ایک نگران حکومت عام انتخابات کے لیے راہ ہموار کر رہی ہوگی اس لیے ملکی سرمایہ کاروں کا طویل مدتی نقطہ نظر اختیار کرنے میں پس و پیش کرنا قابل فہم ہے۔ چنانچہ اگرچہ اس غیر یقینی کیفیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا تاہم حکومت کو سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں اور شعبہ توانائی میں اٹل ساختی مسائل سے نمٹنے کو ترجیح دینی چاہیے۔ اسی طرح مساویانہ انداز میں بحاصل کی وصولی میں اضافے کے سلسلے میں ٹھوس اقدامات درکار ہیں۔

¹² ہم دھاکوں، خودکش حملوں اور بموں سے متعدد افراد کے ہلاک و زخمی ہونے کے واقعات، جن سے معاشی سرگرمی میں خلل پڑا، جیسے پراکسی اظہاروں میں پچھلے سال کی نسبت خاصا اضافہ ہوا ہے۔ اس بارے میں تفصیلی معلومات ساؤتھ ایشیا ٹیرزم پورٹل یا www.satp.org پر دستیاب ہیں۔

¹³ بعض بڑے مقامی اداروں نے ملک بھر میں بڑے رہائشی منصوبے شروع کیے ہیں جن میں بیرون ملک دلچسپی لی جا رہی ہے۔